مولائے کائنات

ذہن انساں تری رفعت کو علیؑ کہتے ہیں

(بند:۷۲)

www.emarsiya.com

❁❁❁

ذہن انساں تری رفعت کو علیؑ کہتے ہیں　　فکر محکم تری ندرت کو علیؑ کہتے ہیں
طبع روشن تری جودت کو علیؑ کہتے ہیں　　ذوقِ طاہر تری جنت کو علیؑ کہتے ہیں
نطق کی، فہم کی، ادراک کی معراج علیؑ
نہ ہوا جس پہ گذر کل کا ہے وہ آج علیؑ

جو عناصر میں توازن ہے شعور اس کا ہے　　بوتراب ایسا کہ ذروں میں ظہور اس کا ہے
عرش منزل ہے وہی جلوۂ طور اس کا ہے　　شرکت احمدؐ مرسل میں وہ نور اس کا ہے
محو تسبیح جو تھا نطق و بیاں سے پہلے
جس کی تخلیق ہوئی کون و مکاں سے پہلے

سب نگاہوں پہ عیاں اسکے ہے، ہو خشک کہ تر　　اس کو کونین کے ہے ظاہر و باطن کی خبر
اسکی نظروں میں عناصر کا ہے یوں جذب و اثر　　جیسے تصنیف پہ ہوتی ہے مصنف کی نظر
محرم رازِ جہاں راز خدا کا ہے علیؑ
کُن سے پہلے جو ہوا خلق وہ بندا ہے علیؑ

پوچھئے اس کو در و بام کے ویرانے سے　　ہے وہ عنواں جو ہے مربوط ہر افسانے سے
عکس اس کا ہے عیاں شیشے سے پیمانے سے　　دیکھئے پوچھ کے تسبیح کے ہر دانے سے
جس پہ تسبیح کو ہے فخر امام ایسا ہے
اسمِ اعظم جو ہے تاثیر میں نام ایسا ہے

www.emarsiya.com

اسکا امکاں ہے فقط نسبت واجب سے عیاں — اور اس طرح عیاں ہے کہ نظر سے ہے نہاں
آئیں لفظیں وہ کہاں سے کہ ہو کچھ اس کا بیاں — اس کی حد پا نہ سکے دورِ زمیں دورِ زماں

وہ الگ ہے مہ و خورشید کے افسانے سے
کیسے ناپو گے اسے وقت کے پیمانے سے

وقت کی قید میں ہے وہ نہ ہے پابند زمیں — پھنس کے مشکل میں ذرا اس کو پکارو تو کہیں
یا علیؑ شرک نہیں دوستو الحاد نہیں — یا علیؑ خلق پہ خالق کا ہے اک فیض مبیں

ناز خالق کا جسے کہئے وہ خلقت ہے علیؑ
ہر جگہ کیوں نہ ہو اللہ کی قدرت ہے علیؑ

ناز ہے جو بشریت کا وہ ایسا ہے بشر — باادب سامنے خم اس کے فرشتوں کے ہیں سر
اس کے ادنیٰ سے اشارے پہ ہیں سب شمس و قمر — وہ زمیں پر ہے مگر عرش پہ ہے اس کی نظر

کنزِ مخفی ہے علیؑ سرِّ حقیقت ہے علیؑ
حد میں امکان کے واجب کی علامت ہے علیؑ

پیشِ نمرود ہے قرآں کا خلیلی دعوا — مہر کو کردے جو مغرب سے نمایاں ہے خدا
شانِ حیدرؑ میں بڑھا اوجِ بشر کس درجہ — لیجئے جانب مغرب سے وہ سورج نکلا

جس کی تسخیر میں سب کچھ ہے وہ قوت ہے علیؑ
اک نئے رخ سے ضیاباریٔ قدرت ہے علیؑ

جیسے قرآن سے آیات جلی کی نسبت — اس طرح جیسے ولی سے ہے ولی کی نسبت
جیسے کلمہ میں خدا سے ہے نبیؐ کی نسبت — یوں نبیؐ سے ہے حقیقت میں علیؑ کی نسبت

درسِ تصدیق علیؑ دفتر تکریم علیؑ
فہم عالم کو نبوت کی ہے تفہیم علیؑ

جگر و جان دلِ خیر بشر بن کے رہا — ابتدا ہی سے وہ معیار نظر بن کے رہا
اپنی آمد ہی سے وہ حق کی خبر بن کے رہا — یعنی دیوار میں اس کے لئے در بن کے رہا

کیا ہے اللہ اور اللہ کی قدرت کیا ہے
اتفاق اس کو کہو گے تو مشیت کیا ہے

www.emarsiya.com

ہو جو توفیق نظر دیکھئے اس رخ کی طرف — گو ہر حق ہے وہ گھر حق کی بنا اس کا صدف
جانِ کعبہ بھی ہے وہ صرف نہیں روحِ نجف — گھر میں اللہ کے پایا ہے دلاوت کا شرف

کیا ہے وہ اس کو سمجھنے کا سہارا ہے علیؑ
امرِ معبود کا محسوس اشارہ ہے علیؑ

گھر میں خالق کے ہوا خلق یہ پہلی منزل — ہے وہ آغوش پیمبرؐ میں کہ پہلو میں ہے دل
فیض اس طرح محمدؐ کا تھا اس کو حاصل — اس کی تصویر سے تصویرِ نبیؐ ہے کامل

دیکھتا صرف نبیؐ کو جو گزر جائے گا
نورِ حق اس کو فقط نِصف نظر آئے گا

وہ محمدؐ کی تمنا بھی ہے تدبیر بھی ہے — وہ محمدؐ کا تفکر بھی ہے تقریر بھی ہے
وہ محمدؐ کا تفاخر بھی ہے توقیر بھی ہے — وہ محمدؐ کا تصور بھی ہے تصویر بھی ہے

نہ نبیؐ اور نبیؐ ہیں، نہ علیؑ اور علیؑ
ایک ہی نور کے دو رخ ہیں نبیؐ اور علیؑ

وہ محمدؐ کی خموشی بھی ہے گفتار بھی ہے — وہ محمدؐ کی رفاقت بھی ہے رفتار بھی ہے
قلمِ صلح محمدؐ بھی ہے تلوار بھی ہے — وہ محمدؐ کا سجایا ہوا کردار بھی ہے

دفترِ فکر کے اظہار کا عالم ہے علیؑ
پیکر دیں ہے علیؑ، دین مجسم ہے علیؑ

حدِّ انجام علی نقطۂ آغاز علیؑ — دین کا ذہن علیؑ، دین کی آواز علیؑ
رُخ کی تفصیل علیؑ صورت ایجاز علیؑ — زندگی دیں کی علیؑ دین کا اعجاز علیؑ

دل وہی، ذہن وہی، عزم وہی کار وہی
دین کا ناز وہی، دین کا شہکار وہی

نطق کہئے جسے قرآں کا، وہ گفتار حسیں — آئینہ لوح نبوت کا وہ تابند جبیں
منزل صلح میں وہ جوشِ وفا ہوشِ یقین — فتح کا ہے وہی میدانِ شجاعت میں امیں

دیں کے ہر بند پہ ہے دین کے ہر جوڑ پہ ہے
جس کی شرکت عمل و عزم کے ہر موڑ پہ ہے

بت شکن بن کے وہ تطہیر حرم میں شامل   سرِ میداں وہ شجاعت کا دھڑکتا ہوا دل
صلح کی حد میں وہ معراج یقیں کا حامل   اس کی شرکت سے ہے تاریخِ نبوت کامل
قابلِ دید ہے بس حق نیابت اس کا
نقش ابھارے ہوئے ہے بسترِ ہجرت اس کا

دستِ حق ہاتھ میں اس کے ہے خدا کی شمشیر   وہ براہیمؑ کے اخلاص دعا کی تاثیر
وہ محمدؐ کے خیالوں کی ہے گویا تصویر   فرد واحد میں ہے وہ انفسنا کی تفسیر
یہ شرف کا ہے تعارف نہیں تحریصِ شرف
مرحبا دعوت تعمیم میں تخصیصِ شرف

اس سے ہٹ کر نہ کوئی صورت تعمیر بنی   ناز قدرت کا جو ہے اس کی وہ تقدیر بنی
وہ سخن اس کا کہ پھر کوئی نہ تقریر بنی   بعد اس کے نہ پھر ایسی کوئی تصویر بنی
ذکر اس کا جو چھڑا لفظوں نے دم توڑ دیا
جیسے بعد اس کے مصور نے قلم توڑ دیا

روحِ تبلیغ وہی امن کا جوہر ہے وہی   مالک مرضیٔ اللہ و پیمبرؐ ہے وہی
مردِ کردار وہی تیغِ دوپیکر ہے وہی   منفرد شان کا حامل سرِ خیبر ہے وہی
آبرو دین کے رایت کی بچائی اُس نے
کیا سنبھالی ہے وہ بگڑی سی لڑائی اُس نے

کیا وہ بس نیزہ و شمشیر دوپیکر کی تھی جنگ   دوستوں عزم کی اور عزم کے جوہر کی تھی جنگ
قابلِ دید بہت قلعۂ خیبر کی تھی جنگ   بڑھ کے تلوار سے میدان میں تیور کی تھی جنگ
منفرد کتنا ہے معیار یہ سرداری کا
وہ علم کا ہے شرف ناز علمداری کا

خیبری جنگ میں ہے جائزۂ قوت دل   خیبری جنگ ہے ایمان و یقیں کی منزل
کس کو خوشنودیٔ اللہ و نبیؐ ہے حاصل   ایک محکم سا اشارہ ہے پئے مستقبل
حق جسے آج ہے لشکر پہ علمداری کا
اہل اسلام پہ ہے حق اسے سرداری کا

www.emarsiya.com

سامنے اس کے زبان فصحاء ہو گئی بند   اس کی ہر شان فضیلت نظر آتی ہے دوچند
ہر ادا ہوتی ہے محبوب کی محبوب پسند   خم میں سرکار نے ہاتھوں پہ کیا اس کو بلند
ناز وہ دیں کا ہے نازاں ہے نبوت اس پر
کون ہے وہ ہے جسے دعوئے رفعت اس پر

دیکھو تدبیر مشیت کی ذرا دیکھو تو   شان جو ہے شب ہجرت کی ذرا دیکھو تو
یہ نئی شان رفاقت کی ذرا دیکھو تو   ایک تصویر نیابت کی ذرا دیکھو تو
مرضی حق کو خریدا ہوا پاتے ہیں علیؑ
ہو بہو آج محمدؐ نظر آتے ہیں علیؑ

بعدِ ہجرت جو محمدؐ کے فرائض تھے تمام   اس کی تصویر میں سمجھو جو علیؑ کا ہے مقام
سیرت خاص پیمبرؐ کے تھے کچھ نقشِ دوام   سیرت خاص کہ صادق اور امیں جس کا ہے نام
جز علیؑ کون تھا یہ نام بچانے والا
یعنی مخصوص یہ اکرام بچانے والا

شب ہجرت کی سحر آئی بغیر سرور   کچھ سے کچھ لوگوں کو حالات وہاں آئے نظر
پھر بھی تہذیبِ امانت نے نہ بدلے تیور   جس کی جو چیز تھی وہ اس کو ملی سرتاسر
فرض ادا حق کا بہ عنوان جلی کرتے رہے
جو محمدؐ کو تھا کرنا وہ علیؑ کرتے رہے

تھا بہ گفتار محمدؐ کی صداقت میں شریک   بہ عمل تھا وہ حد و پاس امانت میں شریک
فکر میں جذب میں احساس میں عادت میں شریک   یعنی ہر طرح سے تھا فرض نبوت میں شریک
وہی لہجہ، وہی معنی، وہی آواز تھا وہ
کیوں نہ ہر بات سے واقف ہو کہ ہمراز تھا وہ

مرکز فکر محمدؐ ہیں، علیؑ اوج نظر   دین کا ہوش محمدؐ ہیں علیؑ جشنِ خبر
جذب ایماں کا محمدؐ ہیں علیؑ جوشِ اثر   علم کا شہر محمدؐ ہیں علیؑ شہر کا در
سوئے منزل وہ ہے جو راہگزر تک آئے
علم کا ہے جو طلبگار وہ در تک آئے

ہے اسی در کی طرف عرش معلیٰ کی نظر   خلد سے آیا ہے رضواں یہیں بن کر چاکر
تھے مجاور اسی چوکھٹ کے بلالؓ و بوذرؓ   صحن مسجد میں پیمبر کی طرح ہے یہی در

یہیں آیت یہیں سورہ یہیں پارہ اترا
بوسہ لینے اسی چوکھٹ کی ستارہ اترا

حق کی ترغیب وہی ہے وہی حق کی تہدید   ہے وہی مصلحِ اذہانِ قدیم اور جدید
ہے عبادت کا شرف اس کے رخِ پاک کی دید   ہے خزانہ بھی وہی حق کے خزانے کی کلید

اس نے الفاظ میں کیا لال و گہر رولے ہیں
اس کے خطبات نے اسرار کے در کھولے ہیں

خاکساری ترا کردار تھا اے دُرِّ ثمیں   تجھ سے روشن ہے فلک تجھ سے منور ہے زمیں
گردِ پا سے ترے روشن ہے تفکر کی جبیں   بوترابی پہ تجھے فخر تھا اے عرش نشیں

تہ بہ تہ راز کا اٹھتا ہوا پردا دیکھا
خاک کے ذروں میں دل تیرا دھڑکتا دیکھا

ساری تاریخ نبوت ہے مرے پیش نظر   انبیا کو جو ملے نام وہ ہیں نامِ بشر
منفرد کتنی ہے یہ رحمت خاص داور   اک الگ شان ہے مولا تری ہر منزل پر

خاص گھر اپنا ولادت کو بہ اکرام دیا
تو وہ بندہ ہے کہ خود اپنا جسے نام دیا

نام یہ دے کے تری شان بڑھائی کیا کیا   بہ اخوت تجھے بس ساتھ نبیؐ کے رکھا
کی عطا تجھ کو وہ زوجہ کہ جو ہے فخر نسا   وہ ترے لخت جگر خلد بریں کے آقا

نور ہی نور بہ ہر موج نظر آتا ہے
ایک جشنِ شرف و اوج نظر آتا ہے

دیکھئے عہد وفا جذبِ بصیرت میں اسے   دیکھئے جنگ میں اور صلح کی حالت میں اسے
دیکھئے دیکھئے تصدیقِ نبوت میں اسے   دیکھئے سورۂ توبہ کی تلاوت میں اسے

اس سے کمتر ہے بہت اوج جہاں جس کو ملا
یوں پیمبرؐ کی نیابت کا شرف کس کو ملا

www.emarsiya.com

حال میں اپنے ہے فردائے نبیؐ دوشِ نبیؐ   اس کے اقدام میں ہے جوشِ نبیؐ ہوشِ نبیؐ
ساتھ ہی اس کے رہے چشم نبیؐ گوشِ نبیؐ   زینتِ دوشِ نبیؐ، جنت آغوشِ نبیؐ

قابل دید ہے طفلی و جوانی اس کی
کتنی وابستہ نبیؐ سے ہے کہانی اس کی

اک محک جس پہ پرکھا اٹھتا ہے ہر کھوٹا کھرا   دیکھئے دین کی تاریخ توجہ سے ذرا
وہ ہے ہر خوف سے لرزاں جو خدا سے نہ ڈرا   نہ ہوا نخل یقیں اس کا کسی طرح ہرا

وہ کہ تہذیبِ علیؑ سے جسے انکار رہا
مرضِ شک میں ہمیشہ وہ گرفتار رہا

سورۂ حمد میں ہے جائزہ ذات وصفات   اہل کلمہ کی زبانوں پہ ہے حق راہ کی بات
راہ اُن کی کہ ہے نعمات کی جن پر برسات   احتراز ان سے جو کافر نہیں پر ہیں بدذات

کفر کی لفظ سے کھلتے نہ شرارت والے
جن سے بچنا ہے، ہیں مغضوب ضلالت والے

اُسی حق راہ کی محسوس علامت ہیں علیؑ   اُسی حق راہ کی مضبوط حفاظت ہیں علیؑ
اُسی حق راہ کی پائندہ ہدایت ہیں علیؑ   اُسی حق راہ پہ چلنے کی ضمانت ہیں علیؑ

ہے وہی جادۂ اللہ و نبیؐ پر باقی
دعوئ دیں میں جو ہے راہِ علیؑ پر باقی

دیں کی تاریخ کا ہے سامنے میرے دفتر   راہ سے جب بھی علیؑ کی ہوا بے راہ سفر
سامنے آئے ہیں صفین و جمل کے منظر   کلمہ گو دیں میں نمایاں ہیں خوارج بن کر

سلسلہ دین کا ایمان کا برہم دیکھا
انتشارِ عمل و فکر کا عالم دیکھا

بارشِ لطف ہے مولا تری ساون ساون   فیض سے تیرے ہیں چھلکے ہوئے گلہائے چمن
تیری خوشبو سے ہے مہکا ہوا گلشن گلشن   آیتیں تجھ سے ہیں قرآن کی روشن روشن

جو بہ گفتار ہے قرآں وہی کردار ہے تو
بس کہ اک معجزۂ احمدِ مختارؐ ہے تو

ہیں اشارے پہ ترے دورِ زمیں دورِ زمن   دینِ حق کیا ہے تری فکر و نظر تیرا چلن
فطرتِ حق کی ہے آواز ترے نطق و سخن   بس اندھیرے نہیں تجھ سے ہیں اجالے روشن

تونے تخئیل و تفکر کو جلا بخشی ہے
نگہِ بوذر و سلماں کو ضیا بخشی ہے

ذہن بیدار بھی تو دیں کا دھڑکتا دل بھی   تو سفینہ بھی ہے منجدھار بھی ہے ساحل بھی
رہبرِ راہ بھی ہے راہ بھی ہے منزل بھی   حال و ماضی بھی ترا ہے، ترا مستقبل بھی

بعدِ پیغمبرؐ دیں تجھ سا کوئی اور نہیں
تیرا محتاج نہ ہو ایسا کوئی دور نہیں

تجھ سا توقیر نشاں کوئی نہیں کوئی نہیں   حق عمل صدق زباں کوئی نہیں کوئی نہیں
تجھ سا عالم میں جواں کوئی نہیں کوئی نہیں   تو جہاں پر ہے وہاں کوئی نہیں کوئی نہیں

لب پہ ہے ہاتفِ غیبی کے ترانہ تیرا
لا فتیٰ آج بھی کہتا ہے فسانہ تیرا

تغذیہ کے جو ہیں ماہر تجھے سمجھیں وہ ذرا   وہ تری نانِ جویں اور وہ دم خم تیرا
ہو مقابل کوئی ممکن نہ تھا ممکن ہی نہ تھا   پہلواں سب عرب و روم کے تجھ سے پسپا

تذکرہ کرتا ہے ہر فتح کا منظر تیرا
احد و بدر ترا خندق و خیبر تیرا

اسکے معیار سے پوچھو کہ شرافت کیا ہے   اس کے ایثار سے سمجھو کہ مروت کیا ہے
دیکھو فاقوں میں عطاؤں میں لطافت کیا ہے   ہاتھ کے چھالے بتائیں گے سخاوت کیا ہے

عزتِ نفس کا کس درجہ تھا احساس اسے
کس قدر غیرتِ مجبور کا تھا پاس اسے

قابلِ ذکر تھی حاتم کی سخاوت بھی مگر   سات دروازوں سے بہتر تھا کہیں ایک ہی در
ہر عطا بخل ہے سائل نہیں آسودہ اگر   ایسے عنوانِ سخاوت میں تھا اس کا بھی تو ڈر

مانگتے رہنے پہ مجبور نہ ہو جائے کہیں
غیرتِ نفس سوالوں میں نہ کھو جائے کہیں

www.emarsiya.com

ہے زمانے میں کہاں دوسری مولاؑ کی مثال   حسن ایثار ترا بخشش و احساں کا جمال
تیرے ملبوس و غذا شانِ عطا کا ہیں جلال   کثرتِ زر سے نہیں تیری سخاوت کا کمال

چھالے ہاتھوں کے بیاں کرتے ہیں حالت تیری
ایک دستور معیشت ہے سخاوت تیری

وہ شرافت ہی شرافت ہے شرافت والو   وہ کہ دستورِ سخاوت ہے سخاوت والو
اس کا معیار شجاعت ہے شجاعت والو   تذکرہ اس کا عبادت ہے عبادت والو

دن رہے رات رہے صبح رہے شام رہے
اسمِ اعظم ہے علیؑ وِرد یہی نام رہے

آدمؑ و نوحؑ و براہیمؑ و کلیم و عیسیٰؑ   تیرے آثار میں ہے سبؑ کے شرف کا جلوا
تیری تصویر میں ہے سب کی جھلک سب کی ضیا   تیرا چہرہ ہے کہ آئینہ ہے ہر صورت کا

دیکھنا تجھ کو نہیں یہ کہ سعادت ہے نظر
تیرے چہرے پہ نظر ہو تو عبادت ہے نظر

مدح تیری ہے محمدؐ کی ثنا حق کی ثنا   تیری آواز پیمبرؐ کی صدا حق کی صدا
تذکرہ تیرا بنا ذکرِ نبیؐ ذکرِ خدا   تو بہ اجمال بہ تفصیل ہے قرآں گویا

تو ہے تفصیل میں آیاتِ خدا کی صورت
حُسنِ اجمال میں ہے نقطۂ با کی صورت

فاتحِ اعظم میدانِ وغا مردِ کریم   ہوش اور ہوش کی معراج لئے ذوق سلیم
شکر میں نوح بہ دل حسن بیاں نازِ کلیم   بت شکن ایسا کہ جو فخر پئے ابراہیم

شان والوں میں عجب شان کا تو ذیشاں ہے
ہے فضائل کی وہ تکرار نظر حیراں ہے

مصلحِ روح وہ بیمار دل و جاں کا طبیب   صاحبِ فکر و نظر، شاعر و نثّار و ادیب
حاملِ تیغ و علم، مردِ قلم۔حق کا نقیب   تھا مجاہد سرِ میداں، سرِ منبر تھا خطیب

نرم دل، عزمِ جواں جرأت بیدار علیؑ
ایک اضدادِ فضائل کا ہے شہکار علیؑ

ذکر جو ذکر کا ہے ناز کہاں سے لاؤں   نطق کا، فکر کا اعجاز کہاں سے لاؤں
وہ جو واجب کا ہے انداز کہاں سے لاؤں   لبِ قدرت کی میں آواز کہاں سے لاؤں
اسی گوشے کی طرف فکر کو موڑا ہوتا
مدح کا رخ کوئی قرآں نے جو چھوڑا ہوتا

یہ بھی اک شانِ عبادت ہے پئے فکرِ بشر   یہ بھی قرآں کی تلاوت ہے بہ اندازِ دگر
یہ بھی اک حق کا اشارہ ہے پئے جذب واثر   یہ بھی اک شان تصرف ہے بہ تحریکِ قمر
رحمت ایزدِ باری کی اماں میں بیٹھے
مرثیہ لکھنے جو ماہ رمضاں میں بیٹھے

یہ مہینہ وہ ہے ہر سانس عبادت سے ہے کام   آیتیں ہیں کبھی لب پر کبھی مولا ترا نام
صبح قرآں ہے یہیں زیست کی تیرے یہیں شام   جیسے قرآں کا ہے تیرا بھی ہے یوں ماہِ صیام
شاید اس طرح یہ مرضئ خدا ہو مولاؑ
لب پہ قرآں رہے یا ذکر ترا ہو مولاؑ

ہر عبادت ہے لئے عکس ترا تیری جھلک   نام تیرا ہے کہ ایماں کو یقیں کی دستک
معتبر فیض ترا جس سے ہے لرزاں ہر شک   گوشِ دل میں ہے لئے ماہِ مبارک اب تک
تیری گفتار ترا لطف و بیاں اے مولاؑ
وہ تیری آخری آوازِ اذاں اے مولاؑ

بام و در سے ابھی تکبیر کی آتی تھی صدا   متحرک تری آوازِ اذاں سے تھی ہوا
رس سا کانوں میں ابھی گھول رہی تھی وہ نوا   ایسے میں اور اک آواز سے گونج اٹھی فضا
مومنو بادشہ کون و مکاں قتل ہوا
عین مسجد میں امامِ دو جہاں قتل ہوا

لٹ گیا آج زمانے کا سکوں ہائے غضب   منہدم ہو گیا کعبہ کا ستوں ہائے غضب
در و دیوار پہ مسجد کے ہے خوں ہائے غضب   دین کا اور ہوا حال زبوں ہائے غضب
سر پہ اسلام کے، ایمان کے تلوار چلی
الاماں قلب پہ قرآن کے تلوار چلی

www.emarsiya.com

یہ ندا ہاتف غیبی کی جو زینبؑ نے سنی   درد وہ دل میں اٹھا جیسے در آئی ہو چھری
مضطرب رعشہ بر اندام مصلے سے اُٹھی   آ کے عباسؑ کو آواز بصد کرب یہ دی
کیا غضب ہو گیا مسجد میں خبر لو بھیّا
کیسی آواز فضا میں ہے سنو تو بھیّا

سن کے زینبؑ کی صدا شیر بصد جوش بڑھا   جان و دل امّ بنیں کا سوئے مسجد آیا
ہر طرف شور تو ہر سمت تھا اک ہنگامہ   لب پہ تھا سب کے شہِ جنّ و بشر قتل ہوا
کیسے لفظوں میں سمائے وہ جو منظر دیکھا
باپ کو خون میں تر فرشِ زمیں پر دیکھا

صحنِ مسجد میں قیامت کا سا دیکھا عالم   مضطرب سارے نمازی ہیں فضا ہے برہم
اشک ہر آنکھ تو ہر رخ ہے لئے شدتِ غم   درد اس درجہ ہے بیتاب ہیں سلطان امم
گہہ تڑپ اٹھتے ہیں گہہ ہوتے ہیں بے جان علیؑ
زخم میں خاک بھرے جاتے ہیں ہر آن علیؑ

حشر اک حشر سے پہلے ہی بپا ہے جیسے   ہر طرف خون کا تھالا سا بنا ہے جیسے
فرش و دیوار پہ چھڑکاؤ ہوا ہے جیسے   سر سے فوارۂ خوں چھوٹ رہا ہے جیسے
دین اور دین کے ارکان کا چہرہ فق ہے
زخم ہے سر پہ کہ قرآن کا سینہ شق ہے

وہ جلن زخم میں ہے جس سے کلیجہ ہے کباب   سوز وہ دل میں ہے ہو آگ پہ جیسے سیماب
قابلِ دید ہے ایسے میں مگر صبر کی تاب   سبطِ اکبرؑ نے بصد کرب بہ چشم پر آب
سب کو دکھلا دیا دیں کیا ہے شریعت کیا ہے
حق کسے کہتے ہیں اور حق کی اطاعت کیا ہے

باپ اس حال میں اور فرض کا یہ استقبال   قابلِ دید تھی شانِ حسنؑ نیک خصال
کوئی دیکھے تو یہ منصوص امامت کا جلال   فرض اور فرض ادا ہونے کی یہ شانِ کمال
یہ عبادت بھی ہے معراج عبادت بھی ہے
ہو جو توفیق تو اک درسِ ہدایت بھی ہے

باپ اس حال میں اور ایسے میں یہ جذبِ نماز   جو علیؑ والے ہیں ان کے ہیں نرالے انداز
فرض و واجب کا نگاہوں میں لئے ہر انداز   پوچھئے قلب سے شبّرؑ کے جو ہے سوز و گداز
ہوئی دنیا میں مگر ایسی عبادت نہ ہوئی
ایسی پھر عالمِ امکاں میں امامت نہ ہوئی

ہے مصلّے کے قریں باپ پڑا خون میں تر   صف بہ صف ساتھ صفوں میں ہیں کھڑے سارے بشر
بصد اخلاص ہیں مصروفِ امامت شبّر   دوستوں مجلس و ماتم بھی ضروری ہے مگر
فرض ہے فرض ہے ہر وقت سرانجامِ نماز
لب پہ مولا کے ہے ایسے میں بھی پیغامِ نماز

جب ادا کر چکے فرض اپنا خواص اور عوام   کس سکوں سے بہ نقاہت کیا حیدرؑ نے کلام
گھر میں اب لے کے چلو مجھ کو بہ تعجیل تمام   ہر طرف شور ہے ہر سمت بپا ہے کہرام
جانے کیا زینبؑ و کلثومؑ کی حالت ہوگی
گھر میں اس وقت قیامت سی قیامت ہوگی

حال ایسا ہے کہ خود چل نہیں سکتے مولا   جیسے میت ہو کوئی لے کے چلے یوں رفقا
فرق زخمی کو سنبھالے حسنؑ سبز قبا   صدر میں حضرت شبیرؑ بصد آہ و بکا
ہر طرف جسم کو اصحابِ علیؑ تھامے تھے
قدمِ پاک کو عباسؑ جری تھامے تھے

خانۂ حق کے قریں آئے تو پھر بولے امام   میری جانب سے حسنؑ دوستوں کو دو پیغام
حال جو دل کا تمہارے ہے میں واقف ہوں تمام   لیکن آگے نہ بڑھو اب کہ ادب کا ہے مقام
ضبط ممکن ہی نہیں کرب کے اس عالم میں
بیٹیاں صرف فغاں ہوں گی پدر کے غم میں

روک سکتا نہیں میں ان کو کہ رونے کی ہے جا   بیٹیاں فاطمہ زہراؑ کی ہیں مصروف بکا
کان تک اوروں کے جائے نہ کہیں ان کی صدا   اس تلاطم میں بھی لازم ہے رہے پاسِ حیا
ہوگا احسان تمہارا بس اب آگے نہ بڑھو
ہے یہ غیرت کا تقاضا بس اب آگے نہ بڑھو

www.emarsiya.com

سن کے سرور کا بیاں اہلِ مودّت ٹھہرے   ٹھہرا جاتا نہ تھا پھر بھی بہ اطاعت ٹھہرے
بصد اندوہ بصد کرب و مصیبت ٹھہرے   ہٹ کے کچھ دور پہ نزدِ درِ دولت ٹھہرے
ہے فغاں چار طرف کوئی بھی خاموش نہیں
دھوپ سر پر ہے کہ سایہ ہے کوئی ہوش نہیں

پہنچے اس حال میں گھر میں جو امامِ دو جہاں   مثلِ میت تھے سنبھالے ہوئے سب طفل و جواں
حال جو سب کا ہوا کیسے ہو لفظوں میں بیاں   پھر ہوئی کوفے کی تاریخ میں ایسی نہ فغاں
مادرِ حضرت عباسؑ بہ دل چاک گری
کھا کے غش زینبؑ و کلثومؑ سر خاک گری

●●●